(جمعرات ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۴۴ھ - ۲۰۲۲/۱۱/۱۷ء)

از: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

فلم جوائے لینڈ اور اسلامی ثقافت

ان دنوں پاکستان میں "جوائے لینڈ" (Joyland) نامی فلم بڑی موضوعِ بحث ہے، یہ فلم اٹھارہ ۱۸ نومبر کو ریلیز (Release) ہورہی تھی، لیکن باشعور پاکستانی عوام اور دینی حلقوں کی طرف سے اس فلم پر شدید اعتراضات اور شکایات کے بعد، وزارتِ اطلاعات نے اس کے ذُو معنی جملوں، گالم گلوچ اور انتہائی قابلِ اعتراض مواد کی بنیاد پر، اسے جاری ہونے والا سنسر سرٹیفکیٹ (Censor Certificate) فی الوقت کینسل (Cancel) کردیا ہے۔ اس فلم کو فوری ریلیز کرنے کے حوالے سے مغربی ممالک (Western Countries) کی طرف پاکستانی حکومت پر کتنا پریشر (Pressure) ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ پاکستانی وزیرِ اعظم جناب شہباز شریف صاحب نے اپنی تمام پیشہ وارانہ مصروفیات اور ملکی مسائل کو یکسر نظر انداز کرکے، اس فلم کا جائزہ لینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی فوری طور پر تشکیل دے دی ہے، اور اسے جلد از جلد رپورٹ کرنے کی واضح ہدایات دی ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاکستان اس قدر خوشحال، پُرامن اور ترقی یافتہ ہوگیا ہے کہ جناب وزیرِ اعظم صاحب کے کرنے کے لیے کوئی اَور کام ہی نہیں

رہا؟! کیا پاکستان میں مہنگائی اور بے روز گاری کا جن قابو آیا گیا ہے ؟! کیا غریبوں کو مفت اَدویات اور تعلیم کی سہولیات میسّر آ چکی ہیں ؟! کیا امن وامان کی صورتحال اطمینان بخش ہے ؟ کہ جناب وزیرِ اعظم صاحب پیمرا(Pemra) سے جُڑے ایک عام سے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے بذاتِ خود نگرانی کر رہے ہیں ! اور فحاشی، بے حیائی اور ہم جنس پرستی پر اُبھارتی ایک فلم "جوائے لینڈ" کو فوری ریلیز(Release) کروانے کے لیے بے چین و بے قرار ہو رہے ہیں ؟!

میڈیا رپورٹس(Media Reports) کے مطابق اس فلم کا مرکزی خیال ٹرانس وُومن (Trans Woman) کی لَوْ اسٹوری (Love Story) پر مشتمل ہے، ٹرانس وُومن (Trans Woman) سے مراد ایک ایسا مرد ہے جو اپنی جنس سے مطمئن نہ ہونے کے باعث اپنی جنس بدل کر عورت بن جائے، اسے مغربی اصطلاح میں ٹرانس جینڈر(Transgender) کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ پیدائشی مخنَّث (خواجہ سرا) اور ٹرانس جینڈر، دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں، پیدائشی مخنَّث (Intersex) سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے وُجود میں پیدائشی طور پر کوئی ایسا نقص پایا جائے، جس کے باعث وہ مرد یا عورت میں پائی جانے والی صنفی صلاحیتوں پر پورا نہ اترتے ہوں، جبکہ ٹرانس جینڈر (Transgender) سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیدائش کے وقت تو مکمل مرد یا عورت ہوں، مگر بڑے ہو کر مُعاشرتی دباؤ، ٹرینڈ(Trend) اور ذاتی پسند ناپسند کی بنیاد پر اپنی جنس سے ناخوش ہیں، اس ناخوشی کو جینڈر ڈسفوریا(Gender Dysphoria) کہا جاتا ہے، یہ اَفراد اپنی مرضِی سے اپنی صنف کا تعیُّن کرتے ہیں، مرد ہوں تو عورت بن جاتے ہیں، اور

عورت ہو تو مرد، جبکہ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ "نہ ہم مرد ہیں نہ عورت" یہ خود کو (Non Binary) کہتے ہیں۔

LGBTQ گروپ کی پاکستان میں تیز ہوتی سرگرمیاں

انتہائی تشویشناک اَمر ہے کہ مغربی ممالک گزشتہ کچھ عرصہ سے اسلامی جُمہوریہ پاکستان میں ہم جنس پرستی (Homosexuality) کے فروغ کے لیے بہت سرگرم ہیں، پہلے ٹرانس جینڈر ایکٹ (Transgender Act) کی منظوری اور اب جوائے لینڈ (Joyland) نامی فلم، یہ ایک ہی سلسلہ کی دو الگ الگ کڑیاں ہیں، ایک اسلامی ملک میں ایسی فلم کے ریلیز کرنے کا بنیادی مقصد پیدائشی مخنثوں (Intersex) کے حقوق کا تحفظ نہیں، بلکہ ایل۔ جی۔ بی۔ ٹی، کیو (Lesbian, Gay, Bisexual, Transgender, Queer) یعنی ہم جنس پرستوں کا تحفُظ اور فحاشی کا فروغ ہے، اور بعض سیاسی پارٹیوں کے سرکردہ نمائندوں کا یہ کہنا کہ "ننانوے ۹۹ فیصد مسلمان آبادی والے ملک پاکستان میں، اسلام کو ایک فلم سے کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے؟" یا پھر لبرل صحافیوں کا اپنی چرب زبانی سے اس فلم کے حق میں پروپیگنڈہ (Propaganda) کرنا، عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور اس فلم پر پابندی کو آزادئ اظہار رائے پر حملہ قرار دینا، سراسر ناعاقبت اندیشی اور غفلت پر دلیل ہے!! کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مغرب (West) پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں صرف انہی چیزوں کو کیوں پروموٹ (Promote) کرتا ہے؟ جو اسلامی تعلیمات اور ہماری ثقافت کے خلاف اور انہیں نقصان پہنچانے یا مسخ کرنے کا باعث ہوتی ہیں!۔

خدارا! اس طرف دھیان دیں کہ ریلیز (Release) سے قبل ہی اس فلم کا راتوں رات نام کمانا، آسکر ایوارڈ (Oscar Award) کے لیے نامزد ہونا، ہم جنس

پرستی (LGBTQ) پر مبنی فلموں کے لیے مخصوص کوئیر پام ایوارڈ (Queer Palm Award) کاملنا، اور اس ایوارڈ (Award) کی پانچ رکنی جیوری (jury) میں تین ججز (Judges) کا تعلق اسلام دشمنی میں مشہور ملک فرانس (France) سے ہونا، کیا محض ایک اتفاق ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ یہ ہمارے فیملی سسٹم (Family System)، اَقدار وروایات اور ثقافت (Culture) کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے، جس کی بروقت اور فوری بیخ کنی اَز حد ضروری ضروری ہے!!

فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کی ممانعت

"جوائے لینڈ" نامی یہ فلم فحاشی اور بے حیائی، ہم جنس پرستی، اور زِنا اور اَغلام بازی (ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ بدکاری) کے فروغ کا باعث ہے، جس کی کسی طور پر اجازت نہیں دی جا سکتی؛ کہ دینِ اسلام میں اس کی سخت ممانعت وحرمت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا﴾[1] "بدکاری کے پاس بھی مت جاؤ! یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے"۔

جو لوگ فحاشی، بے حیائی اور بدکاری جیسے گندے کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں، قرآن پاک میں انہیں شیطان کا پیروکار قرار دیا گیا ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾[2] "اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر مت چلو، اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا!"۔

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٢.

(٢) پ١٨، النور: ٢١.

اپنے افعالِ شنیعہ اور برے کاموں سے فحاشی، بے حیائی اور بدکاری کو عام کرنے والوں کے لیے دنیاوآخرت میں دردناک عذاب ہے! وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہوں گے، اور آخرت میں بھی جہنّم ان کا مقدّر ہے! ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴾[1] "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے! اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے!"۔

ہم جنس پرستی اور اَغلام بازی کی حرمت

ہم جنس پرستی اور اَغلام بازی حرامِ قطعی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمۡ بِہَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴾[2] "اور لُوط کو بھیجا جب اُس نے اپنی قوم سے کہا: کیا وہ بے حیائی (ہم جنس پرستی اور اَغلام بازی) کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان بھر میں کسی نے نہیں کی؟!"۔

اَغلام بازی یعنی ہم جنس پرستی اللہ ربّ العالمین کی حُدود کو پامال کرنا ہے! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴾[3] "تو تم عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس شہوَت سے جاتے ہو، بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ہو"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۱۹.

(۲) پ۸، الأعراف: ۸۰.

(۳) پ۸، الأعراف: ۸۱.

ہم جنس پرستوں پر عذابِ الٰہی

ہم جنس پرستی قومِ لُوط کا عمل ہے، جس کے باعث ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ﴾[1] "پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اُس بستی کے اُوپر کو اُس کا نیچا کر دیا (یعنی اُلٹ دیا) اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے"۔

اَغلام بازی نافرمانی، سرکشی اور اللہ تعالی کی رحمت سے دُوری کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ!»[2] "اس شخص پر اللہ تعالی کی لعنت ہو جو قومِ لُوط والا عمل (اَغلام بازی) کرے"۔

ہم جنس پرستی اور اَغلام بازی کرنے والے کے لیے حدیث شریف میں بڑا سخت حکم ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ!»[3] "جسے تم قومِ لُوط والا عمل کرتے پاؤ تو کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو!"۔

---

(۱) پ۱۲، هُود: ۸۲.

(۲) "السُنن الكبرى" كتاب الرَجم، ر: ۷۲۹۷، ٦/ ٤٨٥.

(۳) "سنن أبي داود" كتاب الحُدود، ر: ٤٤٦٢، ، صـ٦٢٩.

اَغلام بازی کی سزااور اس کا شرعی حکم

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اَغلام بازی کی سزااور اس کا شرعی حکم بیان فرماتے ہیں کہ "اَغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی (ہمبستری) کی، تواس کی سزا یہ ہے کہ اُس کے اوپر دیوار گرادیں، یا اُونچی جگہ سے اُسے اوندھا کرکے گرائیں، اور اُس پر پتھر برسائیں، یا اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے، یا توبہ کرے، یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اُسے قتل کرڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے، بلکہ زِنا سے بھی بدتر ہے! اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اُس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے، اور یہ (اَغلام بازی کرنا) اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس میں پاکی نہ ہوگی، اور اَغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہبِ جُمہور ہے"[1]۔

پاکستانی مُعاشرے پر فلموں ڈراموں کے منفی اثرات

"جوائے لینڈ" اور اس جیسی دیگر اَخلاق باختہ اور حیاسوز فلموں ڈراموں کے باعث ہی پاکستانی مُعاشرے پر منفی اثرات مرتَّب ہورہے ہیں، انہی کے باعث ہمارے ملک میں فحاشی، عُریانی اور بے حیائی دن بدن عام ہوتی جارہی ہے! جبکہ مثبت اثرات نہ ہونے کے برابر ہیں، اور اس خرابی کا بنیادی سبب ایسی فلمیں اور ڈرامے ہیں جن کے اسکرپٹ (Script) یورپی کلچر (European Culture) کی عکّاسی کرتے ہیں، جس کا ہمارے مُعاشرتی حقائق اور کلچر (Culture) سے کوئی لینا دینا نہیں، موم بتی مافیا، ایل جی بی ٹی کیو کمیونٹی (LGBTQ Community) اور عورت مارچ سے متاثر سوچ کے حامل فلم نویس (Film Writer)، ڈائریکٹر (Director)، پروڈیوسر

---

(۱) "بہارِ شریعت" حُدود کا بیان، حصہ نہم ۹، ۲/ ۳۸۰۔

(Producer) اور ٹی وی چینلز (TV Channels) بڑے ہی غیر محسوس طریقے سے انٹرٹینمنٹ (Entertainment) کے نام پر ہماری نسلِ نَو میں مادر پدر آزادی، ہم جنس پرستی اور فحاشی وبے حیائی کو پروموٹ (Promote) کرکے، ہماری تہذیب وثقافت، اَقدار وروایات اور اسلامی تعلیمات کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں، جبکہ ہمارے حکمران اور مقتدر حلقے اس مُعاملے میں انتہائی غفلت کا مُظاہرہ کر رہے ہیں، بطورِ حکمران اور سربراہِ ریاست وہ اپنی ذمہ داری اور فرائضِ منصبی میں کوتاہی برت رہے ہیں، ان پر لازم ہے کہ فحاشی اور بے حیائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھیں، اور اس کے خاتمے کے لیے اپنے اقتدار، اختیار اور ریاستی مشینری کا بھرپور استعمال کریں، میڈیا انڈسٹری (Media Industry) کے لیے کوئی مؤثر ضابطۂ اَخلاق معیّن کریں، اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں!!۔

دردناک عذاب کی وعید

"جوائے لینڈ" نامی فلم بنانے والے ہم جنس پرست سرمد کھوسٹ اور صائم صادق جیسے لوگ، اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے وطنِ عزیز پاکستان میں ہم جنس پرستی کا فروغ چاہتے ہیں، اور مغرب کے اس مذموم ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں، انہیں خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا یہ فعل دنیا وآخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾[1] "یقیناً جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مؤمنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کو دنیا وآخرت میں دُکھ دینے والا عذاب ہے!"۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۱۹.

روزِ محشر ہونے والی باز پُرس

اسی طرح جو لوگ ایسی فلمیں ڈرامے یا پروگرامز دیکھتے سنتے ہیں، انہیں بھی خوب جان لینا چاہیے کہ جن اَعضاء کے ذریعے آج ہم یہ گناہ کررہے ہیں، روزِ محشر ہمارے جسم کے ان تمام اَعضاء سے بھی باز پُرس ہوگی، چاہے وہ کان آنکھ ہو یا دل۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا﴾[1] "کان آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے!"۔

اپنی فلموں میں مغربی کلچر (Western Culture) کی عکّاسی کرنے والے فلم میکرز (Filmmakers) سے پاکستانی مسلمان یہ ضرور پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر ایسی کونسی مجبوری ہے کہ ہماری فلم انڈسٹری (Film Industry) اپنی مَشرقی روایات کی عکّاسی نہیں کرسکتی؟ کیوں پاکستانی ڈراموں میں مسلمانوں کو مسجد جاتے، نماز پڑھتے اور عبادت کا پابندی سے اہتمام کرتے ہوئے نہیں دکھایا جاتا؟ کیوں ہماری عورتیں باحجاب نظر نہیں آتیں؟ کیوں یہ لوگ اپنی فلموں ڈراموں میں داڑھی والوں کی توہین کرتے، علماء کا تمسخر اڑاتے اور اُن کے پاکیزہ کردار پر کیچڑ اُچھالتے نظر آتے ہیں؟ ایک اسلامی ملک ہونے کے باوُجود کیوں یہ لوگ ہمیشہ مذہبی طبقے ہی سے نالاں نظر آتے ہیں؟ کیا مُعاشرے میں ہونے والی تمام برائیاں، قتل وغارتگری، کرپشن (Corruption)، جنسی استحصال، لُوٹ مار، منشیات فروشی، مہنگائی، ملاوَٹ، ناپ تول میں کمی، اور ناکام حکومتی پالیسیوں کے ذمہ دار بھی مذہبی طبقہ اور علماء ہیں؟!

---

(١) پ١٥، الإسراء: ٣٦.

آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (World Bank) سے قرضے لے کر اس میں خُرد بُرد کرکے قوم کو قرض کے بوجھ تلے دبانا، اپنی کرپشن (Corruption) چھپانے کے لیے نیب (NAB) قوانین میں ردّوبدل کرنا، اپنے سیاسی حریفوں کے خلاف انتقامی کاروائی کرنا، ان پر جھوٹے مقدّمات قائم کرنا، اپنے لیڈر کے نااہل ہونے پر پورے ملک کا امن وسکون تہہ وبالا کرنا، اپنے سیاسی مُطالبات منوانے کے لیے ملک بھر میں جلاؤگھیراؤکرنا، جبکہ دینی غیرت وحمیت اور ناموسِ رسالت کے ایشو (Issue) پر یکسر خاموشی اختیار کرلینا، کیا ہمیشہ سے ہماری معروف سیاسی جماعتوں کا طرزِ عمل اور وطیرہ نہیں رہا؟! تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ہر قومی مسئلہ کی وجہ دینی طبقے کو ہی قرار دیا جاتا ہے ؟!

ذرا سوچیے! دیندار طبقے اور حقیقی مسلمان کے کردار کیوں آج تک ہمارے میڈیا پروگرامز (Media programs) میں جگہ نہیں پاسکے ؟! یا پھر انہیں مقبولیت نہیں مل سکی ؟! ان کی فلموں اور ڈراموں سے لوگوں نے دھوکہ وفریب، خود غرضی ومفاد پرستی اور نت نیا فیشن (Fashion) تو سیکھا، لیکن کیوں آج تک ان فلموں، ڈراموں سے متاثر ہوکر کسی نے داڑھی نہیں رکھی، کوئی نمازی نہ بن سکا، کسی مسلمان کے کردار میں بہتری نہیں آئی، کسی مسلمان عورت نے برقع وحجاب کا اہتمام نہ کیا؟ بحیثیت مسلمان اور پاکستانی شہری یہ ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ ہے!۔

ایک منظّم پلاننگ (Planning) اور سوچی سمجھی سازش کے تحت فحاشی، بے حیائی، بدکاری، اَغلام بازی اور ہم جنس پرست کلچر کے حامی حلقوں کی طرف سے پھیلایا جانے والا، یہ ثقافتی وائرس (Cultural Virus) کینسر (Cancer) کی طرح نہایت خاموشی سے ہماری تہذیب، ثقافت اور مذہبی اَقدار میں سرایت کرتا جا

رہا ہے، اس ثقافتی یلغار کو روکنے کے لیے ہم سب کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی! اہلِ قلم اپنے قلم کے ذریعے، علمائے دین اپنے وعظ و نصیحت کے ذریعے، اور حاکمِ وقت اپنی طاقت واِقتدار کے ذریعے ایسے غیر شرعی اُمور کے سدِّباب اور روک تھام میں اپنا کردار ادا کریں[1] اور اس فلم "جوائے لینڈ" سے متعلق کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، اس کا آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی قانون قرآن وسنّت کے مُنافی و متصادِم ہو، لہذا ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ دینے اور اس کے فروغ کے لیے "جوائے لینڈ" جیسی فلمیں بنانے، اور اسے ریلیز (Release) کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا!۔

پیمرا (Pemra) قوانین میں اصلاحات اور نظرِ ثانی کی ضرورت

عام طَور پر ہر حکومت اپنی عزّت بچانے اور اپوزیشن کی کردار کشی کے لیے پیمرا قوانین میں ترامیم کرتی ہے، اپنے سیاسی حریفوں کے پروگرام زُکواتی ہے، ان کے جلسے جلوسوں کی کوریج (Coverage) پر پابندی عائد کرتی ہے، الغرض ہر وہ ہتھکنڈہ استعمال کرتی ہے جس کے ذریعے اپنے سیاسی مخالفین کو دَبایا جاسکے، لیکن جب بات دین بچانے اور حضور نبیٔ کریم ﷺ کی عزّت وناموس پر پہرہ دینے کی ہو، یا پھر قوم کے بچوں کو فحاشی، بے حیائی اور گناہوں سے بچانے کی ہو، تو انہی حکمرانوں کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی!۔

میرے عزیز ہم وطنو! پاکستان دینِ اسلام کے نام پر بنا ہے، اس ملک میں بسنے والوں کی اکثریت مسلمان اور اسلامی اَحکام پر عمل پیرا ہے، لیکن انتہائی افسوس

---

(۱) دیکھیے: "پاکستانی مُعاشرہ پر ڈراموں کے منفی اثرات" واعظ الجمعہ ۱۱ فروری ۲۰۲۲ء۔

سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو شُعور ہی نہیں، کہ قوم کے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت اور ذہن سازی کیسے کرنی ہے! انہیں مستقبل کا معمار کیسے بنانا ہے! انہیں کس طرح کے پروگرامز دکھانے ہیں اور کس طرح کے نہیں! لہٰذا ہمارے حکمرانوں پر یہ لازم ہے کہ اس سلسلے میں اب علمائے کرام سے رَہنمائی لیں، ان سے مُشاوَرت کریں اور "جوائے لینڈ" نامی فلم سمیت دیگر تمام غیر شرعی اُمور کے خلاف بھی فوری اِقدامات کریں! پیمرا (PEMRA) قوانین سخت کیے جائیں، اس کے قوانین پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظرِ ثانی کی جائے، فحاشی، بے حیائی اور اسلامی اَقدار کے مُنافی ٹی وی پروگرامز، فلموں، مارننگ شوز (Morning Shows)، ایوارڈ شوز (Awards Shows)، اشتہارات، اَخلاقیات سے عاری ڈراموں اور اُن میں بولے جانے والوں ذُو معنی گندے جملوں پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے، ایسے ٹی وی مالکان کو بلا کر انہیں تنبیہ کی جائے، اور خلاف ورزی کی صورت میں ان کے ٹی وی لائسنس (TV License) کینسل کیے جائیں!، اسی طرح والدین کو بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کی مصروفیات پر گہری نظر رکھیں، اور انہیں ٹیلی ویژن یا انٹرنیٹ پر اَخلاقیات کے مُنافی پروگرامز یا فلمیں ڈرامے دیکھنے کی اجازت ہرگز نہ دیں!۔